وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ

وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

الاَربعِين فِي الاِعتكاف

اعتکاف پر چالیس احایث

ڈاکٹر محمد سرفراز محمدی سیفی

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ
وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

الاربعین فی الإعتکاف

اعتکاف

چالیس احادیث کی روشنی میں

ڈاکٹر محمد سرفراز محمدی سیفی

مکتبہ خانقاہ وجامعہ محمدیہ سیفیہ سرفراز العلوم۔ اسلام آباد

نام کتاب	الاربعین فی الإعتکاف
	اعتکاف - چالیس احادیث کی روشنی میں
ترتیب وتحریر	ڈاکٹر محمد سرفراز محمدی سیفی
اہتمام	خانقاہ وجامعہ محمدیہ سیفیہ سرفراز العلوم، ترنول، اسلام آباد
تعداد	1100
اشاعتِ اول	اپریل 2021 بمطابق رمضان المبارک 1442ھ

اللہ کے فضل وکرم، انسانی طاقت وبساط کے مطابق کمپوزنگ، پروف ریڈنگ، تصحیح، طباعت اور جلد سازی میں پوری احتیاط کی گئی ہے۔ بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی یا صفحات درست نہ ہوں تو ازراہِ کرم مطلع فرمائیں۔ ان شاءاللہ مستقبل میں مزید احتیاط کو ملحوظِ خاطر رکھا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہماری کوتاہیوں سے درگزر کرتے ہوئے ہماری سعی قبول فرمائے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

بَلَغَ العُلیٰ بِکمالِہٖ

کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمالِہٖ

حَسُنَت جَمیعُ خِصالِہٖ

صلّو علیہِ وآلِہٖ

فیضانِ نظر

مجدد العصر، دلیل السُبُل، خزینۃ الاسرار

وارث النبیِ المختار، وسیلۃ الطالبین، نقیب المحبوبین

محبوب السالکین، امام المتقین، وصفوۃ العابدین

جلیس الرحمٰن، الامام الخراسان

حضرت اخوندزادہ پیر **سیف الرحمٰن** مبارک نور اللہ مرقدہ

بنظر کرم

غوث الزمان، محبوب الامام الخراسان، تاج الاولیاء

امام الاتقیاء، زینۃ الاصفیاء، طبیب ارواحنا وقلوبنا

سیدی و سندی، مرشدی و مولائی، وسیلتنا الی اللہ

شیخ المشائخ شیخ الطریقۃ

حضرت **میاں محمد السیفی** اطال اللہ حیاتہ

فہرست

تاثرات

استاذالکل رئیس المناطقہ شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مفتی محمد سلیمان رضوی

صدر مدرس جامعہ محمدیہ سیفیہ سرفرازالعلوم، ترنول، اسلام آباد

بانی و مہتمم دارالعلوم انوارِ رضا، راولپنڈی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترم العام شیخ طریقت ڈاکٹر صاحب قبلہ کی ایک اور تحریر جو مشتمل بر مسائل اعتکاف جبکہ مشروط ہے مسجد ہی کے ساتھ مردوں کیلئے جبکہ عورت اعتکاف اپنے گھر ہی میں ادا کر سکے گی۔

اس عمل کی اہمیت کو آپ نے حدیث رسول ﷺ سے یوں ثابت کیا کہ آپ ﷺ ہر سال پابندی کے ساتھ تادم وصال ناغہ نہ کیا اور حدیث کی تائید سے عنوان کا یہ پہلو قوم کے سامنے رکھا کہ

جی ڈھونڈتا پھر وہی فرحت کہ رات دن
بیٹھے رہیں تصور جاناں کیے ہوئے

گویاسائل در بار پر اس حسن اعتقاد سے بیٹھ گیا کہ انعامات رمضان حاصل کر کے ہی جبین نیاز کو اٹھاؤں گا۔ اور أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِی بِی[1] کا اعتقاد و ایمان و حصول نعمت ہائے غیر مترقبہ لے کر ہی سر اٹھاؤں گا۔

اعتکاف کو علی طریقۃ السنہ ادا کرنے کیلئے تمام تقاضے اور شرائط بیان کر کے قاری کو سنت کے مطابق ادا کرنے کی راہ دکھائی۔ اعتکاف کی اقسام ثلاثہ بیان فرمایں، (1) واجب بصورت نذر، (2) سنت موکدہ کفایہ کے طور پر رمضان میں ادائیگی اور (3) اعتکاف مستحب کہ کبھی بھی مسجد میں بہ نیت اعتکاف کرے گا سو مستحب قرار پائے گا۔ غرضیکہ بشمول ما معنیٰ اور شرائط کے اس تفصیل سے تحریر کی قید میں لائے کہ ہر کس و ناکس اس سے فائدہ اٹھا سکے گویا اس عنوان پر بیان کیا کہ کوئی بھی اس کے ثواب غیر متناہی سے محروم نہ رہے۔

مختصر یہ کہ ڈاکٹر صاحب نے اس موضوع کے ساتھ پوری طرح انصاف فرمایا ہے۔ اس عدیم المثال تحریر و تصنیف پر ڈاکٹر صاحب قبلہ مستحق تحسین ہیں۔ اللہ تعالیٰ لم یزل ولایزال سے دعا ہے کہ اس تحریر کو امت مسلمہ کیلئے صدقہ جاریہ کے انداز میں

---

[1] اخرجه مسلم فی الصحیح، کتاب الذِّکرِ وَالدُّعَاءِ وَالتَّوْبَةِ وَالِاسْتِغْفَارِ

مدتوں باقی رکھے اور اس پر عمل کرنے والے مستفید ہوتے رہیں۔اس انداز کے درجنوں رسائل و صحائف جو ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں منصہ شھود پر آئے۔ اللہ ان کے پڑھنے والے عمل کنندگان کا عمل آپ کیلئے بلندی درجات کا سبب بنائے اور یہ ادارہ خانقاہ و جامعہ محمدیہ سیفیہ سرفراز العلوم خلق خدا کیلئے مینارۂ نور بن کر فیض رسانی کرتا رہے۔

آمین ثم آمین

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

از مفتی محمد سلیمان رضوی

دارالعلوم انوار رضا راولپنڈی

10 رمضان المبارک 1442ھ بمطابق 23 اپریل 2021

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مفتی محمد صدیق ہزاروی سعیدی لازہری
شیخ الحدیث جامعہ ہجویریہ داتادربار لاہور/رکن اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

ایک مسلمان فکر معاش اور زندگی کے مختلف مسائل میں الجھ کر بعض اوقات اپنے خالق ومالک کے ساتھ کماحقہٗ رابطہ قائم نہیں کر سکتا۔ اس لیے اسے کچھ ایسا وقت درکار ہوتا ہے جو وہ اپنے گھر، دکان، بازار، دفتر مال واولاد اور خاندان نیز دوست احباب سے الگ تھلگ ہو کر بارگاہ خداوندی میں مکمل حاضری پیش کرے اسی کا نام اعتکاف ہے اعتکاف کے دوران لیلۃ القدر کی فضیلت حاصل کرنے کی سعی بھی کی جاتی ہے اور معتکف کا ہر لمحہ عبادت خداوندی میں گزرتا ہے حتی کہ اس دوران حسب ضرورت آرام بھی عبادت میں شمار ہوتا ہے۔

محترم ڈاکٹر محمد سرفراز صاحب محمدی سیفی زید مجدہ نے اپنی دیگر تصانیف کی طرح اس کتاب کو بھی چالیس احادیث مبارکہ سے مزین فرمایا عورت اور اعتکاف سے متعلق مسائل کو شرح وبسط سے ذکر فرمایا۔

اللہ تعالی آپ کی اس تصنیف لطیف کو معتکفین کے لیے حصول علم کا ذریعہ بنائے اور شرف قبولیت عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مفتی محمد صدیق ہزاروی سعیدی الازہری

استاذ الحدیث جامعہ ہجویریہ مرکز معارف اولیاء

دربار عالیہ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ لاہور

25 شعبان المعظم 1442ھ بمطابق 09 اپریل 2021

جامع المعقول والمنقول، فضیلۃ الشیخ، سید عمر بن سلیم الدباغ الاعظمی

سابق معلم، جامعہ امام اعظم ابی حنیفہ النعمان اعظمیہ، بغداد، عراق

شیخ الحدیث جامعہ مدینۃ العلم گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحيم

الحمد لله الذي أمر بتطهير بيته لكل طائف وعاكف وراكع وساجد وبيّن ونبّه المؤمنين للمحافظة على اعتكافهم فقال وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَأَنْتُمْ عَٰكِفُوْنَ فِي الْمَسْجِدِ والصلاة والسلام على صفوة الأنبياء الأماجد سيدنا محمد المحمود والحامد وعلى آله وصحبه الذين عمروا المساجد ونوروا ليلهم ما بين قائم وساجد. أما بعد:

إن مما أنعم الله به على هذه الأمة أن خصهم بمزيد التقرب اليه فأتاح لهم جُلّ الوقت ليقبلوا على أنواع الطاعات والقُربات ومن هذه القُربات سُنة الإعتكاف التي ترتقي بروح المؤمن لما فيها من أسرار و أنوار وقد كان سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم يعتكف العشر الأواخر من رمضان كما ورد في الآثار واعتكف معه الأصحاب ومن بعدهم التابعون إلى يومنا هذا وقد اعتنى الفقهاء بأمر الإعتكاف فبوبوا له في آخر كتاب الصيام فبينوا حكمه ووقته ومتى يجب وما يباح للمعتكف وما يحرم عليه وكل ما يتعلق بهذا الباب المهم الذي يعيش

المتلبس فيه بحالة روحانية عالية وقد جمع أخونا الفاضل الدكتور محمد سرفراز أربعين حديثا هي أشهر ما يتعلق بهذا الباب من فضائل وأحكام بالإضافة الى ما أتبعه من أحكام تخص هذا الباب ليكتمل هذا المؤلف من حيث الأدلة والأحكام فجزاه الله خيرا الجزاء عن هذا العمل وعن هذه الفكرة التي تسهل على المتعلمين تناول أحكام الشريعة بكل يُسر وأيضا تكون مرجعا لأئمة المساجد والوعاض ليبينوا للناس أحكام هذا الباب المهم من أحكام الشريعة ليعم الخير على الجميع فنسأل الله تعالى أن ينفع به المؤمنين ويكون ذخيرة في عقبى أخينا الدكتور محمد سرفراز يوم لا ينفع مال ولا بنون إلا من أتى الله بقلب سليم

الفقير الى رحمة ربه الأكرم السيد عمر بن سليم الدباغ الأعظمي
الإمام السابق بجامع الإمام الأعظم أبي حنيفة النعمان
الأعظمية بغداد العراق

میزانِ حروف :ملک محبوب الرسول قادری

مدیر اعلیٰ انوار رضا جوہر آباد، مدیر سوئے حجاز لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

موسمِ رحمت و نور ماہِ صیام کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرنا موکدہ سنت کفایہ ہے لُغت کی رُو سے اعتکاف کا معنی ٹھہرنے کے ہیں اور شرعاً اعتکاف اس عمل کا نام ہے کہ بندۂ مومن اپنے مالک کی رضا کے حصول کی غرض سے اس کے گھر (مسجد) میں رک جائے۔ اس قیام کے دوران لازم ہے کہ وہ شہوانی لذات سے باز رہے اور بشری حاجات کے سلسلہ میں مسجد سے باہر جا سکتا ہے۔ اعتکاف کے دوران معتکف رضائے رب کیلئے یکسوئی کیساتھ ذکر و فکر خداوندی میں مصروف ہو جاتا ہے۔

عصر حاضر میں متبع شریعت و سنت شیخ طریقت حضرت ڈاکٹر کرنل محمد سرفراز محمدی سیفی صرف روایتی خانقاہ نشین نہیں بلکہ عملاً صوفی صافی انسان ہیں ان کے سینے میں دھڑکنے والا دل حُب رسول سے سرشار ہے اور وہ شریعت مطاہرہ کی سرحدوں کی پہرا داری اپنا اہم ترین فریضہ خیال کرتے ہیں۔ خود الحمد للہ حافظ قرآن ہیں اور علومِ قرآن سے مستقلاً منسلک و وابستہ رہتے ہیں انہوں نے اپنے تینوں فرزندان کو علوم عصریہ سے مزین کیا اور علوم شریعہ اسلامیہ سے بھی آراستہ کیا۔ الحمد للہ تینوں بیٹے مفتی پروفیسر ڈاکٹر محمد معظم فراز، مفتی ڈاکٹر محمد عمر فراز اور مفتی حافظ محمد رضا فراز

محمدی سیفی صاحبان مستند علماء میں شمار ہوتے ہیں اور علم و تحقیق کیساتھ باقاعدہ وابستہ ہیں۔ درس وتدریس کا سلسلہ جاری و ساری ہے خانقاہو جامعہ محمدیہ سیفیہ سرفراز العلوم ترنول حقیقی معنوں میں دینی درس گاہوں کا وقار اور بھرم ہے۔ اجڑے ہوئے خانقاہی ماحول میں کرنل صاحب کا آستانہ اور مدرسہ حقیقی تصوف کے نور سے مستفید ہے جہاں سالکین کی تعلیم اور تربیت کا پورا انتظام ہے۔

اعتکاف در حقیقت تزکیہ نفس کا ایک کورس ہے۔ دس دن تک بندۂ مومن اپنے شب وروز اپنے مالک کے حضور نذر کر کے اپنی اصلاح اور تزکیہ کی کوشش کرتا ہے مقصود رجوع الی اللہ ہے ویسے اعتکاف کا مادہ اشتقاق "ع، ك، ف" ہے۔

اقبل علیه مواظبا لا یصرف عنه وجهه

کسی شے کی طرف متوجہ ہونا، اس سے رخ نہ پھیرنا، اس پر کھڑے رہنا۔ لسان العرب میں علامہ ابن منظور الافریقی کا قول ہے کہ یقال لمن لازم المسجد و اقام علی العبادۃ فیه عاکف و معتکف یعنی جو کوئی مسجد میں قیام کرے اور عبادت میں مصروف ہو جائے اسے عاکف اور معتکف کہتے ہیں یعنی اعتکاف کرنے والا۔

اب یہ محض ریت اور روایت یا فیشن و رواج نہیں بلکہ ایک مسلمان کیلئے دینی ضرورت ہے حضرت ڈاکٹر صاحب نے عالف و معتکف کی راہنمائی کیلئے صحبت کلام

نبوی ﷺ سے براہ راست اکتساب فیض کرتے ہوئے چالیس احادیث مرتب کیں اور اپنے اس کام کو الاربعین فی الاعتکاف یعنی (اعتکاف—چالیس احادیث کی روشنی میں) کے نام سے موسوم کیا۔اس میں فضائل بھی ہیں مسائل بھی ہیں ترغیب بھی ہے معاملات بھی ہیں معمولات بھی ہیں اور محبوب و حبیب ربّ العالمین ﷺ کی مبارک باتوں کی خوشبو بھی ہے۔قارئین و سالکین اس کے مطالعہ سے اپنے موضوع پر مکمل راہنمائی پائیں گے۔

ابلاغ دین کیلئے دو جہتوں میں کام کرنا ضروری ہے رجال کار کی تیاری اور صحت مند لٹریچر کا فروغ۔ گرامی قدر ڈاکٹر کرنل محمد سرفراز محمدی سیفی مدظلہ نے ان دونوں جہتوں میں کامل یکسوئی اور پوری قوت سے جدوجہد جاری رکھی ہوئی ہے اور مالک و مولا کی رحمت سے پر امید ہیں کہ وہ نتیجہ خیزی اور قبولیت کی خلعت سے سرفراز فرمائے گا۔

غبار راہ حجاز

ملک محبوب الرسول قادری

مدیر اعلیٰ سہ ماہی انوار رضا جوہر آباد

مدیر ماہنامہ سوئے حجاز لاہور

13 رمضان 1442ھ بمطابق 26 اپریل 2021

حرف آغاز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی لم یزل عالماً قدیراً وصلی اللہ علی سیدنا محمد الذی ارسلہ الی الناس کافۃً بشیراً ونذیراً وعلی آلہ وصحبہ وسلم تسلیماً کثیراً أما بعد

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ رَجَبٌ قَالَ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي رَجَبٍ وَشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ [2]

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا جب رجب المرجب کا مہینہ شروع ہوتا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا فرمایا کرتے تھے۔ اے اللہ! ہمارے لئے رجب اور شعبان بابرکت بنادے اور ہمیں رمضان نصیب فرما۔

اسی طرح شعبان میں اللہ کے محبوب ﷺ کثرت سے روزے رکھتے تھے رمضان کے آنے سے پہلے اس کے استقبال میں۔ آپ ﷺ کے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم

[2] المعجم الاوسط، 4: 558، رقم حدیث: 3951 مسند احمد بن حنبل، 1: 259

اجمعین کے معمولات بھی شعبان میں کچھ یوں ہوتے تھے۔ شعبان کے شروع ہوتے ہی لوگ قرآن کی طرف جھک پڑتے اپنے اموال کی زکوٰۃ نکالتے تاکہ غریب مسکین لوگ روزے اور ماہ رمضان بہتر طور پر گزار سکیں۔

نبی اکرم شفیع معظم ﷺ کے معمولات عبادت و ریاضت، صدقات و مجاہدات رمضان شریف میں بہت بڑھ جاتے تھے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَأَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ لِأَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ حَتَّى يَنْسَلِخَ يَعْرِضُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم الْقُرْآنَ فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيلُ كَانَ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ[3]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خیرات کرنے میں تمام لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور رمضان المبارک کے مہینے میں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

---

[3] البخاری، الصحیح، کتب الصوم، باب اجود ما کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یکون فی رمضان

دریائے سخاوت کے اندر طغیانی آجاتی، حضرت جبرائیل علیہ السلام ماہِ رمضان المبارک کی ہر رات آخر ماہ تک حاضر خدمت ہوتے رہتے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے ساتھ قرآن کریم کا دور فرمایا کرتے تھے۔ جب حضرت جبرائیل حاضر ہوتے تو آپ صدقہ و خیرات کرنے میں تیز چلنے والی ہوا سے بھی زیادہ سخی ہو جاتے تھے۔

عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم إِذَا دَخَلَ رَمَضَانَ لَغَيَّرَ لَوْنُهُ وَ كَثُرَتْ صَلَاتُهُ، وابْتَهَلَ فِي الدُّعَاءِ، وَأَشْفَقَ مِنْهُ[4]

ترجمہ: جب ماہ رمضان شروع ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رنگ مبارک متغیر ہو جاتا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نمازوں میں اضافہ ہو جاتا، اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کر دعا کرتے اور اس کا خوف طاری رکھتے۔

آپ ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف فرماتے تھے۔

[4] بیہقی، شعب الایمان، 3: 310، رقم: 3625

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللهُ ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ[5]

ترجمہ:ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے، یہاں تک کہ اللہ نے آپ کو اٹھا لیا پھر آپ کے بعد آپ کی بیویاں بھی اعتکاف کرتی تھیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِي كُلِّ رَمَضَانٍ عَشْرَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ اعْتَكَفَ عِشْرِينَ يَوْمًا[6]

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر رمضان میں دس دن اعتکاف کرتے تھے، جب وہ سال آیا جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ہوئی تو بیس دن اعتکاف کیا۔

---

[5] صحیح البخاری، کتاب الاعتکاف، باب الاعتکاف فی العشر الأواخر، والاعتکاف فی المساجد کلها

[6] صحیح البخاری، کتاب الاعتکاف، باب الاعتکاف فی العشر الأوسط من رمضان

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ للهِ رضی لله عنهما: أَنَّ رَسُوْلَ للهِ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ: أُعْطِيَتْ أُمَّتِي فِي شَهْرِ رَمَضَانَ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ نَبِيٌّ قَبْلِي: أَمَّا وَاحِدَةٌ فَإِنَّهُ إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ نَظَرَالله إِلَيْهِمْ وَمَنْ نَظَرَ لله إِلَيْهِ لَمْ يُعَذِّبْهُ أَبَدًا. وَأَمَّا الثَّانِيَةُ فَإِنَّ خُلُوْفَ أَفْوَاهِهِمْ حِيْنَ يُمْسُوْنَ أَطْيَبُ عِنْدَ للهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ. وَأَمَّا الثَّالِثَةُ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَسْتَغْفِرُ لَهُمْ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ. وَأَمَّا الرَّابِعَةُ فَإِنَّ لله يَأْمُرُ جَنَّتَهُ فَيَقُوْلُ لَهَا: اسْتَعِدِّيْ وَتَزَيَّنِيْ لِعِبَادِيْ أَوْشَكُوْا أَنْ يَسْتَرِيْحُوْا مِنْ تَعَبِ الدُّنْيَا إِلَى دَارِي وَكَرَامَتِي. وَأَمَّا الْخَامِسَةُ فَإِنَّهُ إِذَا كَانَ آخِرُ لَيْلَةٍ غُفِرَ لَهُمْ جَمِيْعًا. فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: أَهِيَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ؟ فَقَالَ: لَا، أَلَمْ تَرَ إِلَى الْعُمَّالِ يَعْمَلُوْنَ فَإِذَا فَرَغُوْا مِنْ أَعْمَالِهِمْ وُفُّوْا أُجُوْرَهُمْ[7]

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری اُمت کو ماہ رمضان میں پانچ تحفے ملے ہیں جو اس سے پہلے کسی نبی کو نہیں ملے۔ پہلا یہ ہے کہ جب

[7] أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، 3/303، الرقم: 3603، والمنذري في الترغيب والترهيب، 2/56، الرقم: 1477

رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان کی طرف نظرِ التفات فرماتا ہے اور جس پر اُس کی نظرِ رحمت پڑ جائے اسے کبھی عذاب نہیں دے گا۔ دوسرا یہ ہے کہ شام کے وقت ان کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کو کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ اچھی لگتی ہے۔ تیسرا یہ ہے کہ فرشتے ہر دن اور ہر رات ان کے لیے بخشش کی دعا کرتے رہتے ہیں۔ چوتھا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی جنت کو حکم دیتا ہے کہ میرے بندوں کے لیے تیاری کر لے اور مزین ہو جا، تاکہ وہ دنیا کی تھکاوٹ سے میرے گھر اور میرے دارِ رحمت میں پہنچ کر آرام حاصل کریں۔ پانچواں یہ ہے کہ جب (رمضان کی) آخری رات ہوتی ہے ان سب کو بخش دیا جاتا ہے۔ ایک صحابی نے عرض کیا: کیا یہ شبِ قدر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ کیا تم جانتے نہیں ہو کہ جب مزدور اپنے کام سے فارغ ہو جاتے ہیں تو انہیں پوری پوری مزدوری دی جاتی ہے۔

آخری عشرے میں اعتکاف اور پھر ان راتوں میں لیلۃ القدر اپنی برکتوں، رحمتوں اور وسعتوں کے ساتھ امت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عظیم انعام ہے۔

اللہ تعالیٰ کے درج ذیل فرمان کے مطابق

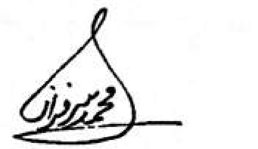
وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا[8]

ترجمہ: اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو۔

فقیر نے چالیس احادیث اعتکاف کے بارے میں بخشش و مغفرت اور اللہ کے رسول ﷺ کی شفاعت کے حصول کے لئے جمع کرنے کی سعی کی ہے۔

فقیر اس کاوش کو اپنے مرشدین کرام، والدین کریمین، اساتذہ، محبین متوسلین سالکین ادارہ ہذا کے اراکین، طلباء اور امت محمدیہ کے نام کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اسے اس جہاں میں موجبِ استفادہ اور آخرت میں توشہ نجات بنائے۔

آمین بجاہ نبی الکریم ﷺ



الفقیر

ڈاکٹر محمد سرفراز محمدی سیفی عفی عنہ

---

[8] الحشر: 7

اعتکاف کی فضیلت۔احادیثِ نبویہ

اعتکاف سے پچھلے گناہ معاف

1. عن عائشة مَن اعتكفَ إِيمانًا واحتِسابًا غُفِرَ لَهُ ما تقدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، ومَنِ اعتكفَ فلا يُحرِمَنَّ الكلامَ[9]

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں: جو شخص ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے اعتکاف کرے اس کے گزشتہ سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور جو شخص اعتکاف کرے وہ کلام کو حرام نہ سمجھے۔

بغیر کام کے ثواب

2. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمُعْتَكِفِ هُوَ يَعْكِفُ الذُّنُوبَ وَيُجْرَى لَهُ مِنْ الْحَسَنَاتِ كَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ كُلِّهَا[10]

[9] الجامع الکبیر، حرف المیم

[10] سنن ابن ماجه، کتاب الصیام، باب فی ثواب الاعتکاف

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے معتکف کے بارے میں فرمایا: اعتکاف کرنے والا تمام گناہوں سے رکا رہتا ہے، اور اس کو ان نیکیوں کا ثواب جن کو وہ نہیں کر سکتا ان تمام نیکیوں کے کرنے والے کی طرح ملے گا۔

معتکف مسجد کی میخیں

3. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِلْمَسَاجِدِ أَوْتَادًا الْمَلَائِكَةُ جُلَسَاؤُهُمْ إِنْ غَابُوا يَفْتَقِدُونَهُمْ وَإِنْ مَرِضُوا عَادُوهُمْ وَإِنْ كَانُوا فِي حَاجَةٍ أَعَانُوهُمْ[11]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کچھ لوگ مسجد کی میخیں ہوتے ہیں ملائکہ ان کے ہم نشین ہوتے ہیں، اگر وہ غائب ہوں تو ملائکہ انہیں تلاش کرتے ہیں، بیمار ہو جائیں تو عیادت کرتے ہیں اور اگر کسی کام میں مصروف ہوں تو ان کی مدد کرتے ہیں۔

[11] مسند احمد، مسند أبي هريرة رضي الله عنه

اعتکاف اور مسلمانوں کی حاجت روائی

4. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ مَشَى فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ خَيْرًا لَهُ مِنَ اعْتِكَافِ عَشْرِ سِنِينَ، وَمَنِ اعْتَكَفَ يَوْمًا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللهِ جَعَلَ اللهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ ثَلَاثَ خَنَادِقَ، كُلُّ خَنْدَقٍ أَبْعَدُ مِمَّا بَيْنَ الْخَافِقَيْنِ[12]

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی بھائی کے کام کیلئے چلے یا کوشش کرے اس کیلئے یہ دس برس کے اعتکاف سے بہتر ہے اور جو شخص ایک دن کا بھی اعتکاف اللہ کی رضا کیلئے کرتا ہے تو اللہ تعالی اس کے اور جہنم کے درمیان تین خندقیں (کھائیاں) آڑ بنادیتے ہیں جن میں سے ایک خندق کی مسافت زمین و آسمان کی چوڑائی سے زیادہ ہے۔

[12] المعجم الأوسط للطبرانی، باب المیم من اسمه: محمد

عشرہ اخیرہ کا اعتکاف

5. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ[13]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔

تاحیات اعتکاف

6. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللهُ ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ[14]

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے

[13] صحیح البخاری، کتاب الاعتکاف، باب الاعتکاف فی العشر الأواخر، والاعتکاف فی المساجد کلھا

[14] صحیح البخاری، کتاب الاعتکاف، باب الاعتکاف فی العشر الأواخر، والاعتکاف فی المساجد کلھا

تھے، یہاں تک کہ اللہ نے آپ کو اٹھالیا پھر آپ کے بعد آپ کی بیویاں بھی

اعتکاف کرتی تھیں۔

لیلۃ القدر کی تلاش

7. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَيَقُولُ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ[15]

ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری دس دن اعتکاف بیٹھتے اور فرماتے شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرو۔

لیلۃ القدر کی فضیلت

8. عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَيْلَةُ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْبَوَاقِي مَنْ قَامَهُنَّ ابْتِغَاءَ حِسْبَتِهِنَّ، فَإِنَّ اللهَ

[15] جامع الترمذی، أبواب الصوم باب ما جاء فی لیلۃ القدر

يَغْفِرُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، وَمَا تَأَخَّرَ، وَهِيَ لَيْلَةُ وِتْرٍ تِسْعٍ أَوْ سَبْعٍ أَوْ خَامِسَةٍ أَوْ ثَالِثَةٍ أَوْ آخِرِ لَيْلَةٍ ،وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَمَارَةَ لَيْلَةِ الْقَدْرِ أَنَّهَا صَافِيَةٌ بَلْجَةٌ كَأَنَّ فِيهَا قَمَرًا سَاطِعًا سَاكِنَةٌ سَاجِيَةٌ لَا بَرْدَ فِيهَا، وَلَا حَرَّ وَلَا يَحِلُّ لِكَوْكَبٍ أَنْ يُرْمَى بِهِ فِيهَا حَتَّى تُصْبِحَ، وَإِنَّ أَمَارَتَهَا أَنَّ الشَّمْسَ صَبِيحَتَهَا تَخْرُجُ مُسْتَوِيَةً لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ مِثْلَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، لَا يَحِلُّ لِلشَّيْطَانِ أَنْ يَخْرُجَ مَعَهَا يَوْمَئِذٍ[16]

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: شب قدر رمضان کے آخیر عشرہ کی طاق راتوں 21، 25، 27، 29 یا رمضان کی آخری رات میں ہے جو شخص ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے اس رات میں عبادت کرے گا اس کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں اس رات کی علامت یہ ہے کہ وہ کھلی ہوئی چمکدار ہوتی ہے

[16] مسند الإمام أحمد بن حنبل

صاف شفاف زیادہ گرم نہ زیادہ ٹھنڈی بلکہ معتدل اس میں چاند کھلا ہوا ہوتا ہے اس رات میں صبح تک ستارے شیاطین کو نہیں مارے جاتے نیز اس کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ اس کے بعد صبح کو آفتاب بغیر شعاع کے طلوع ہوتا ہے ایسا بالکل ہموار ٹکیہ کی طرف ہوتا ہے جیسا کہ چودھویں رات کا چاند اللہ جل شانہ نے اس دن کے آفتاب کے طلوع کے وقت شیطان کو اس کے ساتھ نکلنے سے روک دیا ہے۔

شب قدر بھلادی گئی

9. عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ انْطَلَقْتُ إِلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فَقُلْتُ أَلَا تَخْرُجُ بِنَا إِلَى النَّخْلِ نَتَحَدَّثُ فَخَرَجَ فَقَالَ قُلْتُ حَدِّثْنِي مَا سَمِعْتَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ قَالَ اعْتَكَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ الْأُوَلِ مِنْ رَمَضَانَ وَاعْتَكَفْنَا مَعَهُ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ إِنَّ الَّذِي تَطْلُبُ أَمَامَكَ فَاعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ فَاعْتَكَفْنَا مَعَهُ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ إِنَّ الَّذِي تَطْلُبُ أَمَامَكَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ خَطِيبًا صَبِيحَةَ عِشْرِينَ مِنْ رَمَضَانَ فَقَالَ مَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَرْجِعْ فَإِنِّي أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَإِنِّي نُسِّيتُهَا وَإِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي وِتْرٍ وَإِنِّي رَأَيْتُ كَأَنِّي أَسْجُدُ فِي طِينٍ وَمَاءٍ وَكَانَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ جَرِيدَ النَّخْلِ وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ شَيْئًا فَجَاءَتْ قَزْعَةٌ فَأُمْطِرْنَا فَصَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّينِ وَالْمَاءِ عَلَى جَبْهَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَرْنَبَتِهِ تَصْدِيقَ رُؤْيَاهُ[17]

حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں (ایک روز) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور میں نے ان سے کہا کہ آپ ہمارے ساتھ فلاں درخت کی طرف کیوں نہیں چلتے، تاکہ ہم ذکر و تذکرہ کریں، پس وہ نکلے، حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیجئے کہ نبی ﷺ سے آپ نے شب قدر کے بارے میں کیا سنا

---

[17] صحیح البخاری، کتاب الأذان باب السجود علی الأنف، والسجود علی الطین

ہے؟ وہ بولے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بار رمضان کے پہلے عشرہ میں اعتکاف کیا اور ہم لوگوں نے بھی آپ کے ہمراہ اعتکاف کیا، اس عرصہ میں جبرائیل علیہ السلام آپ کے پاس آئے اور کہا: جس کی آپ کو تلاش ہے (یعنی شب قدر) اس عشرہ کے آگے ہے، لہٰذا آپ نے درمیانی عشرہ میں اعتکاف فرمایا: اور ہم نے بھی آپ کے ہمراہ اعتکاف کیا، پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کے پاس آئے اور کہا کہ جس کی تمہیں تلاش ہے وہ اس عشرہ کے آگے ہے پس بیسویں رمضان کی صبح کو آپ خطبہ پڑھنے کھڑے ہوئے اور فرمایا جس نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اعتکاف کیا ہو وہ دوبارہ پھر کرے کیونکہ میں نے شب قدر کو دیکھ لیا لیکن میں اسے بھول گیا اور اب صرف اتنا یاد ہے کہ وہ آخر عشرہ میں طاق رات ہے اور میں نے خواب میں یہ دیکھا کہ گویا میں مٹی اور پانی میں سجدہ کر رہا ہوں اور اس وقت تک مسجد کی چھت چھوہارے کی شاخ سے بنی تھی اور اس وقت ہم آسمان میں کوئی چیز ابر وغیرہ نہ دیکھتے تھے اتنے میں ایک ٹکڑا بادل کا آیا اور ہم پر پانی برسا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے ہمیں نماز پڑھائی یہاں تک کہ میں نے کیچڑ کا نشان رسول اللہ ﷺ کی پیشانی پر اور آپ کی ناک پر دیکھا یہ آپ ﷺ کے خواب کی تصدیق تھی۔

سفر کی وجہ سے اگلے سال

10. عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النبی ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ فَسَافَرَ عَامًا فَلَمْ يَعْتَكِفْ فَلَمَّا كَانَ مِنْ قَابِلٍ اعْتَكَفَ عِشْرِينَ يَوْمًا[18]

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے، ایک سال آپ سفر میں تھے تو اعتکاف نہ کر سکے تو پھر اگلے سال آپ ﷺ نے بیس دن اعتکاف کیا۔

---

[18] سنن کبری للبیہقی: کتاب الصیام، باب الاعتکاف

بیس دن کا اعتکاف

11. عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِي كُلِّ رَمَضَانٍ عَشْرَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ اعْتَكَفَ عِشْرِينَ يَوْمًا[19]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ہر رمضان میں دس دن اعتکاف کرتے تھے، جب وہ سال آیا جس میں آپ ﷺ کی وفات ہوئی تو بیس دن اعتکاف کیا۔

ہر عشرہ میں اعتکاف کرنا

12. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَكَفَ أَوَّلَ سَنَةٍ الْعَشْرَ الْأُوَلَ، ثُمَّ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ، ثُمَّ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ، وَقَالَ:

[19] صحیح البخاری، کتاب الاعتکاف، باب الاعتکاف فی العشر الأوسط من رمضان

إِنِّي رَأَيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِيهَا فَأُنْسِيتُهَا، فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِيهِنَّ حَتَّى تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[20]

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے پہلے عشرہ میں اعتکاف کیا، پھر درمیانی عشرہ میں اعتکاف کیا اور پھر آخری عشرہ میں اعتکاف کیا اور فرمایا ان میں مجھے لیلۃ القدر دکھائی گئی اور پھر بھلادی گئی جب تک رسول اللہ ﷺ حیات رہے ہمیشہ اعتکاف فرماتے رہے۔

اعتکاف میں حلقہ احباب

13. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِرُ فِي رَمَضَانَ الْعَشْرَ الَّتِي فِي وَسَطِ الشَّهْرِ فَإِذَا كَانَ حِينَ يُمْسِي مِنْ عِشْرِينَ لَيْلَةً تَمْضِي وَيَسْتَقْبِلُ إِحْدَى وَعِشْرِينَ رَجَعَ إِلَى مَسْكَنِهِ وَرَجَعَ مَنْ كَانَ يُجَاوِرُ مَعَهُ[21]

[20] المعجم الكبير الطبراني، ذكر أزواج رسول الله ﷺ منهن

[21] صحيح البخاري، كتاب فضل ليلة القدر باب تحري ليلة القدر في الوتر من العشر الأواخر

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کرتے تھے۔ جب بیسویں رات گزر جاتی اور اکیسویں رات آجاتی تو اپنے گھر کو واپس آجاتے اور جو لوگ آپ کے ساتھ اعتکاف میں ہوتے وہ بھی واپس ہو جاتے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعتکاف کے معمولات

خیمہ یا چادروں کا لگانا

14. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَكُنْتُ أَضْرِبُ لَهُ خِبَاءً[22]

ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کرتے تھے، میں آپ کے لیے ایک خیمہ نصب کر دیتی تھی۔

حجرہ بنانا

15. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: بُنِيَ لِنَبِيِّ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - بَيْتٌ مِنْ سَعَفٍ اعْتَكَفَ فِي رَمَضَانَ، حَتَّى إِذَا كَانَ لَيْلَةً أَخْرَجَ رَأْسَهُ فَسَمِعَهُمْ يَقْرَؤُونَ، فَقَالَ : إِنَّ الْمُصَلِّيَ إِذَا صَلَّى يُنَاجِي رَبَّهُ فَلْيَعْلَمْ

---

[22] صحیح البخاری، کتاب الاعتکاف باب اعتکاف النساء

أَحَدُكُمْ مَا يُنَاجِيهِ، يَجْهَرُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ، يُرِيدُ إِنْكَارَ الْجَهْرِ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ[23]

حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے ماہِ رمضان میں اعتکاف کرنے لے لیے کھجور کی چھالوں کا حجرہ بنایا گیا۔ حتی کہ جب ایک رات ہوئی تو آپ ﷺ نے اپنے سر مبارک باہر نکالا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہما کو قرآن مجید پڑھتے ہوئے سنا تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک نمازی جب نماز پڑھتا ہے تو وہ اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے، تو تم میں ہر شخص کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ وہ کیا سرگوشیاں کررہا ہے، کیا تم میں سے بعض لوگ دوسروں پر بلند آواز سے خلل ڈالتے ہیں۔ (یہ فرمانے سے) آپ ﷺ ایک دوسرے پر بلند آواز (سے قراءت کرنے) کو روکنا چاہتے تھے۔

[23] صحیح ابن خزیمہ، باب الرخصة فی بناء بیوت السعف فی المسجد للاعتکاف فیها

بستر لگانا

16. عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ كَانَ إِذَا اعْتَكَفَ طُرِحَ لَهُ فِرَاشُهُ، أَوْ يُوضَعُ لَهُ سَرِيرُهُ وَرَاءَ أُسْطُوَانَةِ التَّوْبَةِ[24]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب اعتکاف فرماتے تو آپ ﷺ کا بستر یا تخت ستون اسطوانہ کے پیچھے لگا دیا جاتا۔

ٹیک لگا کر بیٹھنا

17. عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا اعْتَكَفَ يُطْرَحُ لَهُ فِرَاشُهُ أَوْ سَرِيرُهُ إِلَى أُسْطُوَانَةِ التَّوْبَةِ مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ[25]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ اعتکاف کا ارادہ کرتے تو آپ ﷺ کا بستر یا چارپائی توبہ

[24] سنن ابن ماجہ، کتاب الصیام، باب فی المعتکف یلزم مکانا من المسجد

[25] سنن کبری للبیہقی، باب فی أسطوانة التوبة

کے ستون کے پاس بچھا دیا جاتا جس کے ساتھ آپ ٹیک لگاتے تھے، جو قبلہ کی جانب تھا۔

حجرہ کا مقصد یکسوئی

18. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصِيرٌ يُبْسَطُ بِالنَّهَارِ وَيَحْتَجِرُهُ بِاللَّيْلِ يُصَلِّي إِلَيْهِ[26]

ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی ایک چٹائی تھی جس کو دن میں بچھاتے اور رات کو اسی سے حجرہ سا بنا لیتے (تاکہ اعتکاف میں یکسوئی حاصل رہے) اور اس کی طرف نماز ادا فرماتے۔

فجر کے بعد اعتکاف کا آغاز

19. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ فِي مُعْتَكَفِهِ[27]

---

[26] سنن ابن ماجہ، کتاب إقامة الصلاة، والسنة فيها، باب ما يستر المصلی

ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اعتکاف کا ارادہ کرتے تو فجر کی نماز کے بعد ہی اپنی اعتکاف گاہ میں داخل ہو جایا کرتے تھے۔

نوٹ: آنحضرت ﷺ اعتکاف کی نیت کے ساتھ غروب آفتاب سے پہلے مسجد میں آجاتے تھے رات بھر مسجد میں رہتے اس کے بعد جب فجر کی نماز پڑھ لیتے تو مسجد کے اس حصہ میں داخل ہو جاتے جو بوریے وغیرہ سے گھیر کر ایک حجرہ کی شکل میں بنادیا جاتا تھا تاکہ لوگوں سے الگ رہیں لہٰذا آپ ﷺ کے اعتکاف کی ابتداء تو مغرب کے وقت ہی سے ہوتی تھی اور معتکف میں صبح کو داخل ہوتے تھے۔

پوری رات جاگنا

20. قَالَتْ عَائِشَةُ: وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْلِطُ الْعِشْرِينَ بِصَلَاةٍ وَنَوْمٍ، فَإِذَا كَانَ الْعَشْرُ شَمَّرَ وَشَدَّ الْمِئْزَرَ[28]

---

[27] سنن الترمذی، ابواب الصوم، باب ما جاء فیس الاعتکاف

[28] مسند احمد حنبل، مسند الصدیقة عائشة بنت الصدیق

ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ماہ رمضان کے پہلے بیس دنوں میں نبی ﷺ نیند اور نماز دونوں کام کرتے تھے اور جب آخری عشرہ شروع ہوتا تو نبی ﷺ خوب محنت کرتے اور تہبند کس لیتے تھے۔

خوب عبادت

21. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ أَحْيَا اللَّيْلَ وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ وَجَدَّ وَشَدَّ الْمِئْزَرَ[29]

ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب آخری عشرہ میں داخل ہوتے تھے تو آپ ﷺ رات کو جاگتے تھے اور اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے اور عبادت میں خوب کوشش کرتے اور تہبند مضبوط باندھ لیتے۔

[29] صحیح مسلم، کتاب الاعتکاف، باب الاجتہاد فی العشر الأواخر من شہر رمضان

پوری رات عبادت

22. عَنِ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ الْأَوَاخِرُ مِنْ رَمَضَانَ، طَوَى فِرَاشَهُ، وَاعْتَزَلَ النِّسَاءَ، وَجَعَلَ عَشَاءَهُ سُحُورًا[30]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آخری عشرہ آتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بستر کو لپیٹ دیتے، ازواج مطہرات سے الگ ہو جاتے اور عشاء کو سحر بنا دیتے۔

[30] المعجم الأوسط للطبراني، باب الميم من اسمه محمد

اعتکاف کی شرائط اور مسائل

اعتکاف روزہ کے ساتھ

23. عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ السُّنَّةُ عَلَى الْمُعْتَكِفِ أَنْ لَا يَعُودَ مَرِيضًا وَلَا يَشْهَدَ جَنَازَةً وَلَا يَمَسَّ امْرَأَةً وَلَا يُبَاشِرَهَا وَلَا يَخْرُجَ لِحَاجَةٍ إِلَّا لِمَا لَا بُدَّ مِنْهُ وَلَا اعْتِكَافَ إِلَّا بِصَوْمٍ وَلَا اعْتِكَافَ إِلَّا فِي مَسْجِدٍ جَامِعٍ[31]

ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سنت یہ ہے معتکف نہ کسی مریض کی عیادت کے لیے جائے اور نہ نماز جنازہ کے واسطے (مسجد سے باہر) جائے اور نہ عورت کو (شہوت کے ساتھ) چھوئے اور نہ اس کے ساتھ مباشرت کرے اور نہ کسی ضرورت کے لیے باہر نکلے سوائے انسانی ضرورت کے لیے (قضاء حاجت وغیرہ کے لئے) اور اعتکاف درست نہیں مگر روزہ کے ساتھ اور اعتکاف درست نہیں مگر مسجد میں۔

[31] سنن أبي داؤد، كتاب الصوم، باب المعتكف يعود المريض

جماعت والی مسجد میں اعتکاف

24. عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ مَسْجِدٍ لَهُ مُؤَذِّنٌ وَإِمَامٌ فَالِاعْتِكَافُ فِيهِ يَصْلُحُ[32]

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا: ہر وہ مسجد جس میں امام اور موذن ہو اس میں اعتکاف درست ہے۔

مستحاضہ کا اعتکاف

25. عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اعْتَكَفَ فَاعْتَكَفَ مَعَهُ بَعْضُ نِسَائِهِ وَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ[33]

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اعتکاف کیا اور آپ کی ایک زوجہ محترمہ نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ اعتکاف کیا اور وہ مستحاضہ تھی۔

[32] سنن الدارقطنی، کتاب الصیام، باب الاعتکاف

[33] سنن کبری للبیهقی، باب صلاة المستحاضة واعتكافها

شوہر کی اجازت

26. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ أَنْ يَعْتَكِفَ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ فَاسْتَأْذَنَتْهُ عَائِشَةُ فَأَذِنَ لَهَا[34]

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کا تذکرہ کیا تو آپ ﷺ سے حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے (اعتکاف کی) اجازت چاہی، آپ ﷺ نے انہیں اجازت دیدی۔

ضروری حاجات کیلئے مسجد سے باہر جانا

27. عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اعْتَكَفَ أَدْنَى إِلَيَّ رَأْسَهُ فَأُرَجِّلُهُ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ[35]

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اعتکاف میں ہوتے تو میری طرف اپنا سر مبارک جھکا

---

[34] صحیح البخاری، کتاب الاعتکاف باب من أراد أن یعتکف، ثم بدا له أن یخرج

[35] جامع الترمذی، أبواب الصوم باب المعتکف یخرج لحاجته أم لا

دیتے اور میں اس میں کنگھی کر دیتی اور آپ ﷺ حاجت انسانی کے علاوہ گھر میں تشریف نہ لاتے۔

وضو کیلئے مسجد سے نکلنا

28. أَنَّ عَائِشَةَ، قَالَتْ: وَإِنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُدْخِلُ عَلَيَّ رَأْسَهُ، وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ، فَأُرَجِّلُهُ، وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةٍ إِلَّا إِذَا أَرَادَ الْوُضُوءَ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ[36]

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ معتکف ہوتے اور مسجد سے اپنا سر نکال دیتے، میں اسے کنگھی کر دیتی اور وہ گھر میں صرف وضو کے لیے ہی آتے تھے۔

[36] مسند احمد، مسند الصديقة عائشة بنت الصديق رضی اللہ عنہا

جنازہ میں شرکت نہیں

29. عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ السُّنَّةُ عَلَى الْمُعْتَكِفِ أَنْ لَا يَعُودَ مَرِيضًا وَلَا يَشْهَدَ جَنَازَةً وَلَا يَمَسَّ امْرَأَةً وَلَا يُبَاشِرَهَا وَلَا يَخْرُجَ لِحَاجَةٍ إِلَّا لِمَا لَا بُدَّ مِنْهُ وَلَا اعْتِكَافَ إِلَّا بِصَوْمٍ وَلَا اعْتِكَافَ إِلَّا فِي مَسْجِدٍ جَامِعٍ[37]

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سنت یہ ہے معتکف نہ کسی مریض کی عیادت کے لیے جائے اور نہ نماز جنازہ کے واسطے (مسجد سے باہر) جائے اور نہ عورت کو (شہوت کے ساتھ) چھوئے اور نہ اس کے ساتھ مباشرت کرے اور نہ کسی ضرورت کے لیے باہر نکلے سوائے انسانی ضرورت کے لیے (قضاء حاجت وغیرہ کے لئے) اور اعتکاف درست نہیں مگر روزہ کے ساتھ اور اعتکاف درست نہیں مگر مسجد میں۔

[37] سنن ابی داؤد، کتاب الصوم، باب المعتکف یعود المریض

فائدہ: اگر نماز جنازہ مسجد میں پڑھائی جائے تو معتکف کا اس میں شرکت کرنے میں حرج نہیں، جیسا کہ حدیث مبارکہ میں وارد ہے کہ:

نماز جنازہ مسجد میں پڑھنا

30. أَنَّ عَائِشَةَ، أَمَرَتْ أَنْ يُمَرَّ بِجَنَازَةِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ فِي الْمَسْجِدِ، فَتُصَلِّيَ عَلَيْهِ، فَأَنْكَرَ النَّاسُ ذَلِكَ عَلَيْهَا، فَقَالَتْ: مَا أَسْرَعَ مَا نَسِيَ النَّاسُ، مَا صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى سُهَيْلِ ابْنِ الْبَيْضَاءِ إِلَّا فِي الْمَسْجِدِ[38]

ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حکم دیا کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا جنازہ مسجد میں لایا جائے تاکہ اس پر نماز جنازہ پڑھی جائے لوگوں نے اس بات پر تعجب کیا تو حضرت سیدہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تم لوگ کتنی جلدی بھول گئے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت سہیل بن بیضاء رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ مسجد میں ہی پڑھائی تھی۔

---

[38] صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب الصلاۃ علی الجنازۃ فی المسجد

نوٹ: آنحضرت ﷺ چونکہ اعتکاف میں تھے اس لیے آپ ﷺ نے مسجد میں نماز جنازہ پڑھی۔

مریض کی عیادت بھی نہیں

31. عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا قَالَ النُّفَيْلِيُّ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَمُرُّ بِالْمَرِيضِ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَيَمُرُّ كَمَا هُوَ وَلَا يُعَرِّجُ يَسْأَلُ عَنْهُ[39]

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ مریض کے پاس جب گزرتے اس حالت میں کہ آپ ﷺ معتکف ہوتے تو ویسے ہی گزر جاتے، اس کے سامنے آکر اسے نہ پوچھتے۔

دوران اعتکاف ملاقات

32. أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا جَاءَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزُورُهُ فِي اعْتِكَافِهِ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً ثُمَّ قَامَتْ[40]

---

[39] سنن کبری للبیہقی، کتاب الصیام

[40] سنن الدارمی، کتاب الصوم، باب اعتکاف النبی

حضرت سیدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا نے انہیں بتایا کہ ایک مرتبہ وہ نبی اکرم ﷺ کے اعتکاف کے دوران ان سے ملنے کے لیے مسجد میں آئی تھیں، یہ رمضان کے آخری عشرے کی بات ہے انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مختصر گفتگو کی اور پھر وہ واپس چلی گئی۔

مسجد کا تقدس

33. أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَإِنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُدْخِلُ عَلَيَّ رَأْسَهُ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَأُرَجِّلُهُ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةٍ إِذَا كَانَ مُعْتَكِفًا[41]

ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول ﷺ اپنا سر میری طرف جھکا دیتے، حالانکہ آپ ﷺ مسجد میں (حالت اعتکاف میں) ہوتے اور میں اس میں کنگھی کرتی۔ اور آپ ﷺ حالت اعتکاف میں بغیر کسی ضرورت کے گھر میں داخل نہ ہوتے۔

[41] صحیح البخاری، کتاب الاعتکاف باب لا یدخل البیت إلا لحاجة

سر دھونا کنگھی کرنا/بیوی کا خدمت کرنا

34. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْنِي إِلَيَّ رَأْسَهُ وَهُوَ مُجَاوِرٌ فَأَغْسِلُهُ وَأُرَجِّلُهُ وَأَنَا فِي حُجْرَتِي وَأَنَا حَائِضٌ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ [42]

ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حالت اعتکاف میں اپنا سر میرے قریب کرتے میں سر دھو کر کنگھی کرتی حالانکہ میں اپنے حجرہ میں ہوتی تھی حالت حیض میں اور آپ ﷺ مسجد میں ہوتے۔

کسی کو تکلیف نہ دے

35. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ اعْتَكَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَسَمِعَهُمْ يَجْهَرُونَ بِالْقِرَاءَةِ فَكَشَفَ السِّتْرَ وَقَالَ أَلَا إِنَّ كُلَّكُمْ مُنَاجٍ رَبَّهُ فَلَا يُؤْذِيَنَّ بَعْضُكُمْ بَعْضًا وَلَا يَرْفَعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ فِي الْقِرَاءَةِ أَوْ قَالَ فِي الصَّلَاةِ [43]

[42] سنن ابن ماجه، کتاب الصيام، باب ما جاء في المعتكف يغسل رأسه ويرجله

[43] سنن ابي داؤد، أبواب قيام الليل، باب في رفع الصوت بالقراءة في صلاة الليل

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں اعتکاف کیا آپ ﷺ نے لوگوں کو بلند آواز سے قرآن پڑھتے ہوئے سنا تو پردہ اٹھا کر فرمایا تم میں سے ہر ایک اپنے پروردگار کو پکارتا ہے لہٰذا کوئی دوسرے کو ایذاء نہ دے اور نہ اپنی آواز قرآن پڑھنے میں دوسرے کے مقابلہ میں بلند کرے یا یہ کہا کہ اپنی آواز دوسرے کے مقابلہ میں بلند نہ کرے۔

اعتکاف کی نذر

36. عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ أَوْفِ بِنَذْرِكَ[44]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے جاہلیت کے زمانہ میں نذر مانی تھی کہ ایک رات خانہ کعبہ میں اعتکاف کروں گا تو آپ نے فرمایا کہ اپنی نذر پوری کریں۔

[44] صحیح البخاری، کتاب الاعتکاف باب الاعتکاف لیلا

بغیر روزہ اعتکاف نہیں

37. عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ جَعَلَ عَلَيْهِ أَنْ يَعْتَكِفَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَيْلَةً أَوْ يَوْمًا عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اعْتَكِفْ وَصُمْ[45]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (والد بزرگوار) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زمانہ جاہلیت میں یہ نذر مانی تھی کہ میں کعبہ کے پاس ایک دن (یا ایک رات) کا اعتکاف کروں (اسلام لانے کے بعد) انہوں نے اس کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا اعتکاف کرو اور روزہ رکھو۔

38. عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَنَافِعًا مَوْلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَا لَا اعْتِكَافَ إِلَّا بِصِيَامٍ بِقَوْلِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي كِتَابِهِ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى

---

[45] سنن ابی داؤد، کتاب الصوم باب المعتکف یعود المریض

اللَّيْلِ وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ فَإِنَّمَا ذَكَرَ اللهُ الْاعْتِكَافَ مَعَ الصِّيَامِ[46]

حضرت قاسم بن محمد اور حضرت نافع رضی اللہ عنہ جو مولیٰ ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے دونوں کہتے تھے کہ اعتکاف بغیر روزے کے درست نہیں ہے کیونکہ اللہ جل جلالہ نے فرمایا اپنی کتاب میں: کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمہارے لیے ظاہر ہو جائے سفیدی کا ڈورا سیاہی کے ڈورے سے پو پھٹ کر پھر رات آنے تک روزے پورے کرو اور عورتوں کو ہاتھ نہ لگاؤ جب تم مسجدوں میں اعتکاف سے ہو۔ تو ذکر کیا اللہ جل جلالہ نے اعتکاف کا روزے کے ساتھ۔

39. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ: لَا اعْتِكَافَ إِلَّا بِصِيَامٍ[47]

---

[46] موطا امام مالك، كتاب الصيام، باب صيام المعتكف وخروجه إلى العيد من المصلى

[47] سنن كبرى للبيهقي: كتاب الصيام، باب المعتكف يصوم

ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: روزہ کے علاوہ اعتکاف نہیں۔

صرف ضروری حاجات کیلئے گھر جانا

40. أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا - زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَتْ: وَإِنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُدْخِلُ عَلَيَّ رَأْسَهُ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ، فَأُرَجِّلُهُ، وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةٍ إِذَا كَانَ مُعْتَكِفًا[48]

ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ سر میری طرف جھکا دیتے، حالانکہ آپ ﷺ مسجد میں (حالت اعتکاف میں) ہوتے اور میں اس میں کنگھی کرتی اور جب اعتکاف میں ہوتے تو بغیر کسی ضرورت کے گھر میں داخل نہ ہوتے۔

[48] صحیح البخاری، کتاب الاعتکاف، باب لا یدخل البیت إلا لحاجة

روزہ کب ضروری ہے

41. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَيْسَ عَلَى الْمُعْتَكِفِ صِيَامٌ إِلَّا أَنْ يَجْعَلَهُ عَلَى نَفْسِهِ[49]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (نفلی) معتکف پر روزہ لازم نہیں مگر یہ کہ وہ اپنے پر لازم کرلے (یعنی اعتکاف کرنے کی نذر مان لے، تو اس سورت میں روزہ بھی لازم ہوگا)۔

[49] سنن کبری للبیہقی: کتاب الصیام، باب من رأی الاعتکاف بغیر صوم

اعتکاف کے مسائل

اعتکاف کا لغوی معنٰی

لغت میں اعتکاف کا معنی خود کو روک لینا، بند کر لینا، کسی کی طرف اس قدر توجہ کرنا کہ چہرہ بھی اُس سے نہ ہٹے وغیرہ کے ہیں۔

اعتکاف باب افتعال سے مصدر ہے۔ اس کا مادہ عکف ہے (متعدی سے عکف اور لازم سے عکوف آتا ہے)۔

قرآن کریم میں ہے:

وَ الْهَدْيَ مَعْكُوفًا[50]

ترجمہ: قربانی کا روکا ہوا جانور۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِيْ جَعَلْنٰهُ لِلنَّاسِ سَوَآءَ ۨالْعَاكِفُ فِيْهِ وَ الْبَادِ ؕ وَ مَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍۭ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ[51]

[50] الفتح، 48:25

[51] الحج، 22:25

ترجمہ: بیشک وہ جنہوں نے کفر کیا اور روکتے ہیں اللہ کی راہ اور اس ادب والی مسجد سے جسے ہم نے سب لوگوں کے لیے مقرر کیا کہ اس میں ایک سا حق ہے وہاں کے رہنے والے اور پردیسی کا، اور جو اس میں کسی زیادتی کا ناحق ارادہ کرے ہم اسے دردناک عذاب چکھائیں گے۔

کسی چیز کی طرف پوری طرح متوجہ ہونا عکوف کے مادہ سے ہے۔ قرآن مجید میں ہے:

قَالُوْا نَعْبُدُ اَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عٰكِفِيْنَ[52]

ترجمہ: بولے ہم بتوں کو پوجتے ہیں پھر ان کے سامنے آسن مارے رہتے ہیں۔

اعتکاف کا اصطلاحی معنیٰ

اصطلاحِ شریعت میں اعتکاف کا مفہوم ہے اللہ رب العزت کی رضا و خوشنودی کی خاطر اعتکاف کی نیت کے ساتھ مسجد میں (یا خواتین کے لیے: کسی مخصوص جگہ) ٹھہرنا۔

---

[52] الشعراء، 26:71

معنٰی شرعی میں دو مرتبہ قرآن مجید میں مذکور ہے:

وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ[53]

ترجمہ: اور عورتوں کو ہاتھ نہ لگاؤ جب تم مسجدوں میں اعتکاف سے ہو۔

وَ اِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَ اَمْنًا ؕ وَ اتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ وَ عَهِدْنَاۤ اِلٰۤى اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَ الْعٰكِفِيْنَ وَ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ[54]

ترجمہ: اور (یاد کرو) جب ہم نے اس گھر کو لوگوں کے لئے مرجع اور امان بنایا اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ اور ہم نے تاکید فرمائی ابراہیم و اسماعیلؑ کو کہ میرا گھر خوب ستھرا کرو طواف کرنے والوں اور اعتکاف والوں اور رکوع و سجود والوں کے لئے۔

---

[53] البقرۃ، 2:187

[54] البقرۃ، 2:125

اعتکاف کی اقسام

اعتکاف کی تین قسمیں ہیں:

1. **واجب**

اس کا تعلق نذر (منّت ماننے) سے ہے یا اگر رمضان کا سنت اعتکاف توڑا تو ایک دن کا اعتکاف کرنا ہوگا۔ اس میں روزہ رکھنا ضروری ہے۔

2. **سنت (موکدہ کفایہ)**

رمضان کے آخری پورے عشرہ میں اعتکاف کرنا کہ نبی کریم ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں ہمیشہ اعتکاف فرماتے تھے۔ کفایہ کا مطلب یہ ہے کہ اگر ایک شخص بھی اعتکاف کرلے تو سب کی طرف سے حکم ادا ہو جاتا ہے اور اس صورت میں اعتکاف نہ کرنے والوں پر کوئی ملامت نہیں۔ سنت اعتکاف میں بھی روزہ رکھنا ضروری ہے۔

3. **نفل (مستحب)**

واجب اور سنت اعتکاف کے علاوہ کسی وقت بھی اعتکاف کرنا۔ اس کے لیے کوئی وقت اور مقدار متعین نہیں ہے اور اس میں روزہ رکھنا شرط نہیں ہے۔

اعتکاف کی شرائط

1. مسلمان ہونا

2. عاقل ہونا

3. جنابت، حیض اور نفاس سے پاک ہونا

4. اعتکاف کے لئے (مردوں کے لئے) مسجد شرط ہے۔ مسجد کے بغیر اعتکاف نہیں ہو سکتا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

كُلُّ مَسْجِدٍ لَهُ مُؤَذِّنٌ وَإِمَامٌ فَالِاعْتِكَافُ فِيهِ يَصْلُحُ[55]

ترجمہ: ہر وہ مسجد جس میں امام اور موذن ہو اس میں اعتکاف درست ہے۔

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

لَا اعْتِكَافَ إِلَّا فِي مَسْجِدٍ جَامِعٍ[56]

ترجمہ: اعتکاف درست نہیں مگر جامع مسجد میں۔

نوٹ: خواتین کے لئے گھر میں اعتکاف کرنا بھی درست اور افضل ہے۔

---

[55] سنن الدارقطنی، کتاب الصیام، باب الاعتکاف

[56] سنن ابوداؤد، کتاب الصوم، باب المعتکف یعود المریض

5. اعتکاف (واجب و مسنون) کے لئے روزہ شرط ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

لَا اِعْتِکَافَ اِلَّا بِصِیَامٍ[57]

ترجمہ: روزہ کے علاوہ اعتکاف نہیں۔

6. نیت اعتکاف۔ بغیر نیت اعتکاف مسجد میں بیٹھنے رہنے سے اعتکاف نہیں ہوتا۔

نوٹ: بالغ ہونا شرط نہیں۔ لہٰذہ نابالغ جو تمیز رکھتا ہو اعتکاف کر سکتا ہے۔

اعتکاف کے فرائض اور ممنوعات

اعتکاف کا ایک ہی رکن ہے، وہ ہے مسجد یا اعتکاف گاہ میں ٹھہرنا اور بلاضرورت شرعی (جیسے جماعت یا جمعہ کے لیے جانا اگر اس مسجد میں جماعت یا جمعہ نہ ہو) یا طبعی (جیسے پیشاب، پاخانہ، غسل جنابت، وضو وغیرہ) اس سے باہر نہ نکلنا۔ اس کے علاوہ مسجد یا اعتکاف سے باہر نکلنے سے (اگرچہ بھول کر) اعتکاف فاسد ہو جاتا ہے۔ معتکف

[57] سنن کبری للبیہقی: کتاب الصیام، باب المعتکف یصوم

کا وطی کرنا، عورت کا بوسہ لینا وغیرہ حرام ہے۔ جماع کرنے سے ہر حال میں اعتکاف

بھی فاسد ہو جائے گا (چاہے رات کو گھر میں بھول کر ہو)۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَلَا تُبَٰشِرُوهُنَّ وَأَنتُمْ عَٰكِفُونَ فِى ٱلْمَسَٰجِدِ [58]

ترجمہ: اور عورتوں کو ہاتھ نہ لگاؤ جب تم مسجدوں میں اعتکاف سے ہو۔

اس کے علاوہ ہر وہ عمل جس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اس سے اعتکاف بھی فاسد ہو جاتا ہے۔

اعتکاف بیٹھنے کا طریقہ

۲۰ رمضان المبارک کو نماز مغرب وافطار کا وقت داخل ہونے سے پہلے مسجد میں داخل ہو کر اعتکاف کی نیت کرے۔

عورتوں کے لیے افضل یہ ہے کہ وہ گھر میں اعتکاف کریں۔ عورت گھر میں کوئی جگہ مقرر کرے اور اسی جگہ اعتکاف کرے۔ اگر پہلے سے کوئی ایسی نماز پڑھنے کی جگہ

---

[58] البقرۃ، 2:187

مخصوص نہیں (مسجد بیت) تو نماز مغرب کا وقت داخل ہونے سے پہلے جگہ کا تعین کر کے اس میں داخل ہو جائے۔

اعتکاف کی حکمتیں اور مقصدیت

اس میں شک نہیں کہ اعتکاف کا مقصد نفس کی اصلاح، برائیوں سے اجتناب اور خلوت کا حصول اختیار کرتے ہوئے رب تعالی کا قرب خاص حاصل کرنا ہے۔ اس مقصد کو ذہن نشین رکھتے ہوئے اعتکاف کی اصل روح کو بھی مد نظر رکھنا از حد ضروری ہے۔ اعتکاف کی روح یہ ہے کہ انسان اللہ پاک کے گھر میں عجز و انکساری کے ساتھ حاضر ہو جائے اور اپنے کریم رب کے سامنے جھک جائے۔ اعتکاف کوئی دھرنا نہیں جہاں انسان اپنا حق طلب کرے۔ دھرنا دیتے ہوئے مظلوم انسان اپنا استحقاق سمجھ کر کسی بڑے کو مجبور کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ رب العزت کے سامنے کسی مخلوق کا استحقاق نہیں ہے۔ رب تعالیٰ تو بے نیاز ذات ہے۔ انسان کو چاہیے کہ وہ ہر چیز سے کٹ کر اللہ کے گھر میں حاضر ہو جائے رحمت خداوندی کی امید رکھتے ہوئے اور اس اعتقاد کے ساتھ کہ اس در کے علاوہ کوئی در نہیں تاکہ

اللہ پاک اس پر اپنی خاص رحمتیں اور نوازشیں نچھاور فرمائے۔ چنانچہ بنی اسرائیل کے ایک شخص کا واقعہ تفسیر روح البیان میں ذکر کیا گیا:

ایک ضعیف العمر بزرگ ایک نوجوان کے ساتھ حج کرنے گئے۔ جوں ہی احرام باندھ کر کہا: لبیک (یعنی میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں) تو غیب سے آواز آئی لالبیک (یعنی تیری حاضری قبُول نہیں)۔ نوجوان حاجی نے ان سے کہا: کیا آپ نے یہ جواب سنا؟ بوڑھے حاجی نے فرمایا جی ہاں، میں تو ستر سال سے یہ جواب سن رہا ہوں، میں ہر بار عرض کرتا ہوں لبیک اور جواب آتا ہے لالبیک۔

نوجوان نے کہا: پھر آپ کیوں آتے ہیں؟ سفر کی تکلیف اٹھاتے ہیں اور خود کو تھکاتے ہیں؟ بوڑھے حاجی صاحب رو کر کہنے لگے: پھر میں کس کے دروازے پر جاؤں؟ مجھے خواہ رد کیا جائے یا قبُول، میں نے تو بس یہی آنا ہے، اس در کے سوا میری کہیں پناہ نہیں۔

چناچہ غیب سے آواز آئی: جاؤ تمہاری ساری حاضریاں قبول ہو گئیں۔

اعتکاف ایک ایسی مقدس عبادت ہے کہ جس کے فضائل تو بے شمار ہیں جن میں سے ایک فضیلت یہ ہے کہ معتکف کو دو حج اور دو عمروں کا ثواب نصیب ہوتا ہے۔ یہ حضور

نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم کی ایسی محبوب سنت ہے جس کو آپ صلی اللہ علیہ و سلم ہر سال قائم فرماتے۔ ایک سال آپ صلی اللہ علیہ و سلم نے اعتکاف نہ کیا تو اگلے سال اس کی قضاء کرتے ہوئے بیس دن کا اعتکاف کیا۔

یہ رمضان کے آخری عشرہ میں ایک ایسی نعمت ہے جس کے ذریعہ سے انسان کو اللہ کا خاص قرب نصیب ہوتا ہے۔ اس سے بندے کی کیفیت و ماہیت بدل جاتی ہے۔ رب تعالی کی رحمت تو ہر لمحہ انسان کا منتظر ہے لیکن انسان نے اپنے رب سے رخ پھیرا ہوا ہے۔ اگر انسان اپنا دل متوجہ الی اللہ کر لے تو اس اعتکاف کے ذریعہ انسان اللہ پاک کی بلا کیف صحبت اختیار کر لیتا ہے۔ اس صحبت سے مراد مسجد میں داخل ہونا نہیں بلکہ رب کے قرب میں داخل ہونا ہے۔

اعتکاف کے لیے روزہ شرط ہے۔ اس لیے یہ بات ذہن نشین ہونی چاہیے کہ اعتکاف کی برکات تب ہی نصیب ہونگی جب انسان اللہ کے روزہ کے احکامات کو بجا لائے گا۔ اگر احکامات خداوندی کو نہ بجا لایا جائے تو محض صورت اعتکاف تو اختیار کر لے گا لیکن اس کی حقیقت تک نہ پہنچے گا۔ اس کی مثال یوں ہے کہ غلاب کے پھول تو بے شمار نظر آئے گے جو بظاہر تو اپنے رنگ و صورت میں غلاب نظر آتے ہوں گے لیکن

خوشبو سے خالی ہوں گے۔ غلاب کی حقیقت یہ ہے کہ دُور سے اس کی خوشبو سُونگی جا سکے۔ روزہ واعتکاف کی حقیقت بھی دور سے نظر آتی ہے کہ انسان اپنے آپ کو تقویٰ و طہارت کے زیور سے آراستہ کر لے اور اپنا ظاہر و باطن کو اسوۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میں ڈال کر اپنی گفتار، کردار واعمال کو شریعت مطہرہ کے مطابق کر لے۔

حرف آخر

ارشاد باری تعالی ہے۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۭ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰي سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ۭ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۡ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰي مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ [59]

ترجمہ: رمضان کا مہینہ (وہ ہے) جس میں قرآن اتارا گیا ہے جو لوگوں کے لیے ہدایت ہے اور (جس میں) رہنمائی کرنے والی اور (حق و باطل میں) امتیاز کرنے والی واضح نشانیاں ہیں، پس تم میں سے جو کوئی اس مہینہ کو پالے تو وہ اس کے روزے ضرور رکھے اور جو کوئی بیمار ہو یا سفر پر ہو تو دوسرے دنوں (کے روزوں) سے گنتی پوری کرے، اللہ تمہارے حق میں آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لیے دشواری نہیں چاہتا، اور اس لیے کہ تم گنتی پوری کر سکو اور

[59] البقرہ: 185

اس لیے کہ اس نے تمہیں جو ہدایت فرمائی ہے اس پر اس کی بڑائی بیان کرو

اور اس لیے کہ تم شکر گزار بن جاؤ

اس مبارک مہینہ کا

پہلا عشرہ رحمت

دوسرا باعث مغفرت

تیسرا نار جہنم سے نجات والا

بنا کر ایک عظیم نعمت اور فضل کی شکل میں اپنے محبوب کی امت کو عطا فرمایا۔

پہلی امتوں کی لمبی عمریں انہیں عبادتوں کا لمبا موقع فراہم کرتی تھی امت خاتم الانبیاء محمد مصطفی ﷺ پر اپنے محبوب کے صدقے ہزار مہینوں کی رات (لیلۃ القدر) کا تحفہ عطا کیا۔

رمضان شریف میں ہر روز اپنی رحمت کو اتنا بڑھایا کہ روزانہ اور اس کا آخر پہلے سے بڑھتا گیا۔

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: مُرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ. قَالَ: عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ؛ فَإِنَّهُ لَا عِدْلَ لَهُ. ثُمَّ أَتَيْتُهُ الثَّانِيَةَ فَقَالَ لِي: عَلَيْكَ بِالصِّيَامِ[60]

ترجمہ: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے کسی عمل کا حکم دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کرادے نبی کریم ﷺ نے فرمایا اپنے اوپر روزے کو لازم کرلو کیونکہ روزے جیسا کوئی عمل نہیں ہے پھر میں دوبارہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا روزے ہی کو اپنے اوپر لازم رکھو۔

پہلے عشرے میں اللہ کی رحمت نے بندے کو استغفار کی توفیق عطا کی۔

دوسرے عشرے میں اسے معافی کے انعام سے نوازتی ہے۔ آخری عشرے میں اعتکاف کی شکل میں ہر چیز سے کاٹ کر اپنے قرب و معیت میں ہر ماسوا

[60] مسند احمد بن حنبل، حدیث ابی امامہ باھلی

سے نکال کر اپنی پناہ میں لے لیا تاکہ یکسوئی کے ساتھ لیلۃ القدر کے انعامات حاصل کر سکے۔

اعتکاف کی حالت میں مسجد کے اندر سونا اور کھانا بھی جائز باعث برکت حضرت نبی اکرم ﷺ کی سنت کے طفیل عبادت بنادیا ان رحمت کی گھڑیوں میں جب انسان اپنا سب کچھ سمجھتے ہوئے اور ہر ماسوا سے الگ ہو کر جب اپنے آپ کو سرنڈر کر دیتا ہے تو اللہ جل شانہ اپنے اوپر اس کی مغفرت واجب فرما کر اسے جہنم سے نجات کا پروانہ عطا فرماتا ہے رسول اللہ ﷺ کو اعتکاف اتنا مرغوب تھا کہ آپ نے اسے کبھی نہیں چھوڑا وصال والے سال دو عشروں کا اعتکاف فرمایا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِي كُلِّ رَمَضَانٍ عَشْرَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ اعْتَكَفَ عِشْرِينَ يَوْمًا[61]

[61] صحیح البخاری، کتاب الاعتکاف، باب الاعتکاف فی العشر الأوسط من رمضان

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ہر رمضان میں دس دن اعتکاف کرتے تھے، جب وہ سال آیا جس میں آپ ﷺ کی وفات ہوئی تو بیس دن اعتکاف کیا۔

اعتکاف روزے رکھنے کے مقصد کی بجاآوری میں مدد و معاون ثابت ہو کر لعلکم تتقون کی کے اعزاز سے نوازنے کا بڑا ذریعہ ہے اب کیسے پتہ چلا کہ اس کی مقبولیت ہو گئی اسے معافی اور نجات ملی تو اللہ جل شانہ نے لعلکم تتقون کہہ کر اسے بتادیا کہ تو کامیاب ٹھہرایا نہیں۔ دوسرے لفظوں میں اگر رمضان کے بعد انسان ''رکا'' رہے ہر منع کی ہوئی چیز سے تو سمجھ لے اسے رمضان مل گیا اور اللہ کی رحمت اور مغفرت اور نجات اس کا مقدر ٹھہری مثال کے طور پر اگر انسان کسی خوشبودار چیز کے ساتھ مس ہو تو اس میں خوشبو آتی ہے اسی طرح اگر رمضان میں یہ تقویٰ میں رہا ہو گا تو اس کے اقوال وافعال میں تقوی خوشبو کی طرح نظر آئے گا۔

اللہ عزوجل ہمیں اپنے محبوب کے صدقے اپنے پیاروں کی نسبت کے طفیل شریعت مطہرہ پر دل وجان سے عمل پیرا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم ﷺ

اظہار تشکر

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللهَ

حضور نبی اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ

جو شخص بندوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا (بھی) شکر ادا نہیں کرتا۔

میں اس کام میں اپنے تمام معاونین کا بے حد شکر گزار اور ان کے لیے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی شان کے مطابق صلہ عظیم، حضور نبی اکرم ﷺ کی شفاعت اور اپنی اور اپنے محبوب ﷺ کی قربتیں، رحمتیں اور برکتیں عطا فرمائے

بالخصوص اپنی جامعہ کے مفتی پروفیسر ڈاکٹر محمد معظم فراز محمدی سیفی اور مفتی حافظ محمد رضا فراز محمدی سیفی

ہمارے جامعہ کی ڈنمارک برانچ کے مہتم مفتی طارق محمد امین محمدی سیفی, مولانا محمد کامران محمدی سیفی، مولانا حافظ حمزہ علی محمدی سیفی،

اور ہمارے جامعہ کے سید طارف حسین شاہ محمدی سیفی اور مولانا ابوالسرمد محمد یوسف محمدی سیفی

اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر اور دین پر استقامت عطا فرمائے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

آمین بجاہ النبی الکریم ﷺ

ادارہ ھذا کی دیگر تصانیف

سلسلہ اربعینات

01 دن کا معمول بمطابق فرمان رسول ﷺ

02 الاربعین فی التوبہ والاستغفار۔ اسلوب توبہ واستغفار۔ چالیس احادیث۔

03 الاربعین فی ختم النبوۃ بمحمد ﷺ۔ ختم نبوت ﷺ۔ چالیس احادیث۔

04 الاربعین فی صفۃ صلاۃ النبی ﷺ۔ نمازِ رسول ﷺ۔ چالیس احادیث۔

05 الاربعین فی اسلوبِ الادبِ لِلوالدین۔ والدین کے ساتھ طرزِ ادب۔ چالیس احادیث۔

06 الاربعین فی معرفۃ النفس وتزکیتھا۔ نفس کی پہچان اور تزکیہ۔ چالیس احادیث۔

07 الاربعین فی احکام الصلوۃ۔ نماز کی فرضیت واہمیت۔ چالیس احادیث۔

08 الاربعین فی الصوم۔ روزہ کے احکام اور مسائل۔ چالیس احادیث۔

09 الاربعین فی الإعتکاف۔ اعتکاف۔ چالیس احادیث۔

10 الاربعین فی احکام الصلوۃ بالجماعۃ۔ نماز باجماعت کے فضائل واحکام۔ چالیس احادیث۔

11 الأربعین فی الوجد والحال۔ کیفیاتِ وجد وحال۔ چالیس احادیث۔

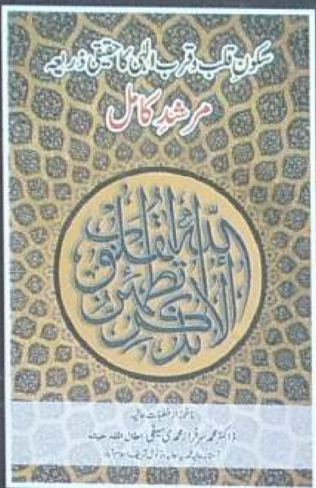
12 الأربعین فی أھمیۃ صحبۃ المرشد الکامل وأثرھا۔ صحبت مرشد کامل۔ چالیس احادیث۔

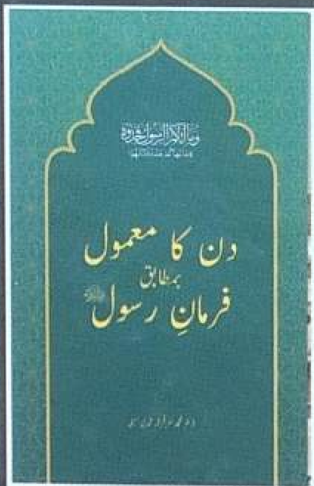
13 الأربعین فی آفات اللسان۔ زبان کی آفات۔ چالیس احادیث۔

14 الاربعین فی الأحکام اللباس والحجاب۔ لباس اور پردے کے احکامات۔ چالیس احادیث۔

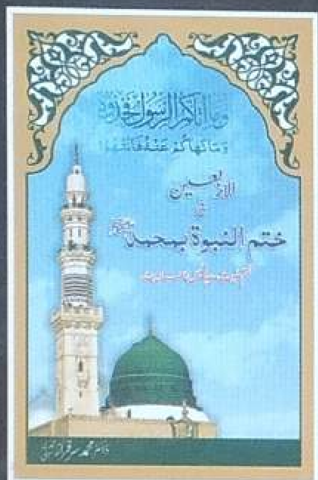
15 الأربعین فی فضل الذکر والتقرب إلی اللہ تعالی۔ ذکر الٰہی اور تقرب الی اللہ۔ چالیس احادیث۔

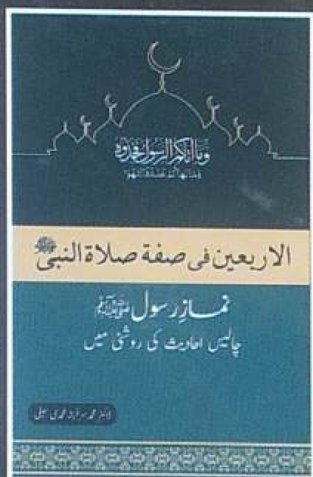
ادارہ ہٰذا کی دیگر تصانیف

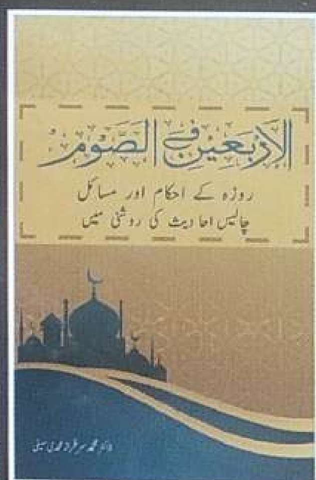












خانقاہ و جامعہ محمدیہ سیفیہ سرفراز العلوم - اسلام آباد